جماعتوں نے میری تحریک پر نہ صرف اپنے بجٹ کو پورا کیا بلکہ تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی زائد آمد ہوئی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ رمئی ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اپنی طاقت، قوت اور استعداد کے مطابق تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو۔

☆ تقوی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنو اور اطاعت کرو۔

☆ اپنی جانوں، مالوں اور عزتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

☆ سالانہ بجٹ بھی جماعت کی تدریجی ترقی کا ایک معیار ہے۔

☆ قادر وتوانا خدا نے خاکسار نابکار کو خلافت کی کرسی پر بٹھایا اور آپ کے دلوں میں میرے لئے محبت پیدا کی۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ سورۂ تغابن میں فرماتا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التغابن:۱۷)

یعنی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ وہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

عربی زبان میں فلاح کا لفظ بڑے وسیع معانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور دین اور دنیا کی حسنات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دنیا کے متعلق فلاح ان باتوں پر بولا جاتا ہے کہ انسان کو صحت والی زندگی حاصل ہو مال میں فراخی ہو اور عزت و وجاہت اور اقتدار اور ثروت سب کچھ اسے میسر ہو۔ آخرۃ کے متعلق فلاح کا لفظ استعمال ہو تو اس کے معنی ہوں گے کہ انسان نے ابدی زندگی پائی جس کے بعد فنا نہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ایسی روحانی دولت دی گئی جس کے ساتھ کوئی تنگی نہیں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت کے ایسے مقام تک پہنچا دیا کہ اس کے ساتھ کسی ذلت کا تصور بھی ممکن نہیں اور اسے صفات الٰہیہ کا ایسا عرفان حاصل ہوا کہ جس کے ساتھ کوئی جہالت نہیں ہے۔

تو اس آیت میں فرمایا کہ آؤ اس فلاح کا ایک نسخہ تمہیں بتاؤں اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل کے بخل سے بچایا جاتا ہے۔ وہی دنیا اور آخرت دونوں میں مفلح (فلاح پانے والا) ہوتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کے بخل سے نجات کس طرح ہو۔اس کے جواب کے لئے فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَااسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ

کہ جہاں تک ہو سکے اپنی طاقت،قوت اور استعداد کے مطابق تقوی کی راہوں پر چلتے رہو اور تقوی یہ ہے کہ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا (بخاری کتاب الجهاد و السير باب السمع والطاعة للامام) کہ اللہ تعالیٰ کی آواز سنو اور لبیک کہتے ہوئے اس کی اطاعت کرو۔اگر تم تقوی کی راہوں پر چل کر سَمْعًا وَّ طَاعَةً کا نمونہ پیش کرو گے۔تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے گا کہ تم اپنی جانوں،مالوں اور عزتوں سب کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اس طرح تمہیں دل کے بخل سے محفوظ کر لیا جائے گا۔یہی کامیابی کا راز ہے۔

اس نسخہ کو نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ نے خوب سمجھا اور پھر اس پر خوب عمل کیا دیکھو دنیا میں بھی انہیں ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ کسی اور قوم کو ویسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔اور اسی زندگی میں ان کو آئندہ کے متعلق ایسی بشارتیں ملیں کہ کسی اور قوم کو ان کا حقدار قرار نہیں دیا گیا یا پھر اس نسخہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے سمجھا اور اس کے مطابق عمل کر کے حقیقی کامیابی اور فلاح کے حصول کے لئے جدوجہد کی اور کر رہی ہے اور آئندہ بھی اسی راہ پر گامزن رہے گی۔انشاء اللہ

آج جس وجہ سے میں نے آیت مذکورہ پڑھی ہے اور اپنے بھائیوں کو اس کے مضمون کی طرف متوجہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ پچھلے ماہ کی ۸ تاریخ کو میں نے ایک خطبہ دیا تھا اور جماعت کو تحریک کی تھی کہ چونکہ ہمارا مالی سال ختم ہو رہا ہے صرف تین ہفتے باقی ہیں۔اس لئے اپنے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔۸ر اپریل کو ہمارے بجٹ کی پوزیشن یہ تھی کہ بجٹ ۲۵,۲۴,۲۸۰ روپے کا تھا اور اس کے مقابل آمد مبلغ ۲۱,۷۵,۸۷۷ روپے تھی یعنی بجٹ کے مقابل قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ آمد کم تھی اس کی وجہ سے مجھے بڑی گھبراہٹ اور فکر لاحق تھی۔ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہے اور وہ بڑا چوکس ہے اور اس کی شرارت اور دجل بھی کمال کا ہے۔اس لئے میں ڈرتا تھا کہ اگر ہمارے سال رواں کا بجٹ پورا نہ ہوا تو فوراً بعض دلوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈالے گا اور انہیں یہ کہہ کر خوش کرنے کی کوشش کرے گا کہ دیکھو جماعت کا قدم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف جانا شروع ہو گیا ہے اور پھر ہمارے مخالف اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ جماعت ان رفعتوں کو حاصل نہ کر سکے گی کہ جن کے حصول کا اسے دعویٰ ہے اور جن کے

حصول کی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے بشارت بھی مل چکی ہے۔

شیطان اس بات کو لوگوں سے چھپائے گا کہ ستمبر کی جنگ میں ہماری بہت سی جماعتیں جو ضلع سیالکوٹ اور لاہور وغیرہ میں تھیں بُری طرح متاثر ہوئی ہیں اور اپنا سارا مال ومتاع چھوڑ کر انہیں اپنے علاقہ سے ہجرت کرنی پڑی اور اس وجہ سے وہ اپنے چندے پوری طرح ادا نہ کر سکیں۔

وہ اس امر کو بھی دنیا سے چھپائے گا کہ جنگ کی وجہ سے جماعت کے بہت سے تاجروں پر بھی بُرا اثر پڑا اور ان کی تجارت کی حالت وہ نہ رہی جو جنگ سے پہلے تھی اور چونکہ ان کی آمدنی کم ہوگئی اس لئے لازماً اسی نسبت سے جماعت کے چندے بھی کم ہو گئے۔

پس مجھے خیال ہوا کہ ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے شیطان بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھو جماعت تنزل کی طرف جھک گئی ہے اور اب یہ وہ ترقیات حاصل نہ کر سکے گی جن کے متعلق اسے دعویٰ ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کر رکھا ہے اور اس کا یہ دعویٰ پورا نہ ہوگا کہ یہ جماعت تمام اطراف عالم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اگاڑنے میں کامیاب ہوگی۔

اس گھبراہٹ کے نتیجہ میں ایک طرف تو میں نے اپنے ربّ سے دعا کی اور دوسری طرف اپنے بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو بھی سنا اور اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر مقدس ہستیوں کی دعاؤں کو سنا جو وہ دن رات جماعت کی ترقی کے لئے کرتے رہے اور اس نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا۔ کیونکہ ۵ رمئی ۶۶ء کی رپورٹ کے مطابق ہماری آمدنی تین ہفتوں میں ۲۱,۷۵,۸۷ روپے سے بڑھ کر ۲۵,۹۱,۷۷۴ روپے تک پہنچ گئی ہے گویا ان تین ہفتوں میں مبلغ ۴,۱۳۳,۶۹۰ روپیہ موصول ہوا اور ابھی یہ سال کی پوری آمد نہیں کیونکہ بہت سی رقمیں منی آرڈر کر دی گئی ہیں لیکن وصول ہو کر خزانہ میں داخل نہیں ہوئیں اور بہت سی رقوم ہیں (مثلاً کراچی کی) جو بنک میں جمع کرادی گئی ہیں لیکن ان کی ہمیں اطلاع ابھی نہیں آئی اس لئے وہ رقم آمد میں جمع نہیں کی جاسکی۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید ساٹھ ستر ہزار روپیہ جو پچھلے سال کی آمد میں محسوب ہے تین چار دن تک یہاں پہنچ جائے گا اس طرح گویا ان تین ہفتوں میں کم وبیش پانچ لاکھ روپے کی آمد ہوئی۔

جب ہم اس آمد کا ۶۶۔۶۵ء کے بجٹ سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس کی پوزیشن یہ بنتی ہے

۶۶-۵-۵ تک جو اصلی آمد ہوئی وہ ۲۵,۹۱,۷۷۴ روپیہ ہے۔ حالانکہ بجٹ ۲۵,۲۴,۲۸۰ روپیہ ہے۔

پس مبلغ ۶۷,۱۹۷ (ستاسٹھ ہزار) روپیہ بجٹ سے زیادہ آمد ہوئی اور امید ہے کہ ۶۰ یا ۷۰ ہزار روپیہ کی رقم جو اسی سال میں محسوب ہے جلد ہی وصول ہو جائے گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ اس طرح ۶۶-۶۵ء کے بجٹ کی نسبت قریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی آمدنی زائد ہوگی۔

جب ہم ۶۶-۶۵ء کی آمد کا ۶۵-۶۴ء کی آمد سے مقابلہ کرتے ہیں تو پوزیشن یہ بنتی ہے۔

۶۶-۶۵ء کی آمد ۲۵,۹۱,۷۷۴ روپیہ اور ۶۵-۶۴ء کی آمد ۲۴,۳۴,۶۳۳ روپیہ ہوئی۔ اس طرح ۶۵-۶۴ء کی آمد کی نسبت اس سال اس وقت تک کی آمد مبلغ ۱,۵۷,۱۴۱ روپیہ زیادہ ہوئی ہے اور اگر متوقع آمد ۶۰,۰۰۰ کو اس میں شامل کر لیا جائے تو ۶۶-۶۵ء کی آمد قریباً ایک لاکھ نوے ہزار روپیہ زیادہ ہوتی ہے۔

اگر ہم ۶۶-۶۵ء کی آمد کا ۶۵-۶۴ء کے بجٹ سے مقابلہ کریں تو یہ زیادتی قریباً اڑھائی لاکھ روپیہ (۲۴۶۱۴۷) بنتی ہے۔

جب یہ اعداد و شمار میرے سامنے آئے تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر گیا اور میرے تمام احساسات اور جذبات کو اس نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے کسی کے پاس وہ الفاظ ہوں گے جن سے ہم کما حقہ اپنے ربّ کا شکر یہ ادا کر سکیں۔

میں نے یہ بھی سوچا کہ مجھے آپ کے مقابلہ میں کوئی بزرگی یا برتری حاصل نہیں لیکن جس ربّ عظیم نے اس خاکسار نابکار کو خلافت کی کرسی پر بٹھایا ہے اسی قادر و توانا نے آپ کے دلوں میں میرے لئے محبت پیدا کی میری زبان آپ کے دلوں پر اثر کرتی ہے اور آپ میری آواز کو سن کر اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مجنونانہ طور پر اپنے دینی کاموں میں لگ جاتے ہیں جیسا کہ باہر سے آنے والی بہت سی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب آپ کا خطبہ یہاں پہنچا تو تمام عہدیدار مجنونانہ طور پر اپنے کام میں لگ گئے اور کوشش کی کہ بجٹ کے پورا ہونے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

اسی طرح بعض افراد نے جن کے ذمہ بڑی بڑی رقوم واجب الادا تھیں تنگی برداشت کر کے وہ رقوم ادا کر دیں اس طرح انہوں نے جماعت سے تعاون کیا اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خصوصاً ان عہدیداروں کو جنہوں نے اس عرصہ میں بہت محنت اور بڑی تگ و دو سے کام لیا اور جماعت میں احساس ذمہ داری کو بیدار کیا ہے۔ جزاء خیر دے اور اپنی رضا سے نوازے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے سورۃ تغابن کی آیات میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے حقیقی اور کامل فلاح انہیں حاصل ہو اور اس دنیا کی حسنات سے بھی انہیں نوازے اور آخرت کی حسنات بھی زیادہ سے زیادہ ان کے حصہ میں آئیں۔

میں نے پہلے بھی دعا کی ہے اور آئندہ بھی کروں گا آپ بھی ایسے سب دوستوں کے لئے دعا کریں جنہوں نے جماعت کے بوجھ کو اُٹھایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزاء خیر دے اور جیسا کہ اس نے جماعت کو ان نامساعد حالات میں بھی یہ توفیق دی ہے کہ مالی قربانی کے میدان میں اس کا قدم پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے ہی بڑھا ہے۔ آئندہ بھی محض اس کے فضل اور احسان سے دنیا کے ہر ملک اور عمل کے ہر میدان میں ہر چڑھنے والے دن اس کا قدم پہلے کی نسبت آگے ہی بڑھنے والا ہو۔ آمین۔

سب توفیق اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

(روزنامہ الفضل ۲۵؍مئی ۱۹۶۶ء صفحہ ۲ تا ۳)

☆......☆......☆